پند نامۂ فاضل

مسمی بہ

تحفۂ عثمانیہ

جو بنام نامی شاہزادۂ بلند اقبال حضرت میر عثمان علیخان بہادر زاد اللہ
فی عمرہ و اقبالہ کے معنون کیا گیا ہے جسکے سو شعر مین اکیس بیس احادیث کا
جو از قسم جوامع الکلم با قل و دل ہین سلیس نظم فارسی مین ترجمہ کیا گیا ہے اور حاشیہ مین
اصل حدیث مع ترجمہ اردو لکھدیگئی ہے اور باقی اشعار مین ضروری اور کار آمد نصائح
اور منتخب و لاجواب حکم حکمائے عرب و عجم کے کتب عربیہ وغیرہ سے مترجم و منظوم ہین

صنفہ العبد الضعیف

قطب الدین محمود علی حیدرآبادی

بماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۷ ہجری
در مطبع صاحب دکن طبع شد

فہرست کتاب پند نامہ فاضل مسمیٰ بہ تحفۂ عثمانیہ

صحت نامہ خطبہ و دیباچہ پند نامہ فاضل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۶	سبلیم	سلیم
۲	۶	بیداہی ا	یکھی ا
۳	۱۴	تاقضنہ	تاقصبہ
۳	۱۸	نیکنبوسے نکے	نیکیو نکی
۴	۱۱	اخلاق	جو اخلاق
۴	۱۲	امن	اس
۴	۱۴	قدری قلیل	قدر قلیل
۴	۱۶	مغرقت	مغفرت
۴	۲۰	اجرا	اجزا
۵	۶	اوراوٹیکا	×
۶	۷	ہریکی	ہریکی را

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۸	رح	رح سے
۶	۱۰	ہیں	ہے
۶	۲۱	ان	اس
۷ •	۹	پند فاضل	پند نامۂ فاضل
۷	۱۵	الخاح	انجاح
۷	۸	فعولن فعولن	فعولن
۷	۸	آٹھہ نار	آٹھہ بار سے
۸	۱	لن ؟	لن
۸	۱	فعلن ؟	فعلن
۸	۶	نبائیں	نہ نبائیں
۸	۷	مقرر	مقر
۸	۱۲	رسوم کریم	رسول کریم

واغضوا عن اغلاط یسیرۃ لا یتعسر اصلاحہا علی الفطن الخبیر

نذر

مین اس اسلامی رسالہ کو

جو مظہر اخلاق نبویہ و جامع محاسن آداب ہے

ولیعہد دولت علیہ آصفیہ یعنی شاہزادہ بلند اقبال حضرت میر عثمان علیخان بہادر

زاد اللہ فی عمرہ و اقبالہ و عزہ و جلالہ کے نام نامی سے معنون کرنیکی عزت حاصل کرتا ہون

اور بکمال عجز و ادب اعلیحضرت فلک حشمت حضور پر نور بندگانعالی مدظلہ العالی

کی خدمت فیضدرجت مین بنذر انگر امید کرتا ہون کہ یہ مبارک رسالہ حضرت ولیعہد ممدوح

کے درس مین خصوصاً اور جملہ اطفال مدارس کے

نصاب تعلیم مین عموماً داخل رہیگا

احقر الخدام

خاکسار قطب الدین محمود علی حیدرآبادی

قطعہ دعائیہ

تا بچرخ است مہر و مہر درخشان
حکمران باد در بلاد دکن

تا بدہر است گردش مہ و سال
شاہ و شہزادہ بلند اقبال

ایضاً

باد محمود تا ابد یارب
شکر ایشان کا بود ذو جلال

سایہ شاہ و شاہزادہ ما
تا زبانست در ارادہ ما

قصیدۂ مدحیہ

نسیم الصبا اذہبی بالسلام ... الی من تعالی الیہ کلامی
الم تعلمی انہ من ملوک ... لقد اورثوا الملک عن نظام
ومن اہل مجد تخر البرایا ... لہم سجدا من زمان الفطام
لقد فاق فی الخلق والخلق طرا ... کراما فہذا الکریم الکرام
سدید المقال شدید المحال ... صفی الجمال وفی الذمام
لدی الحرب لیث یبید الاعادی ... لدی الجود غیث مروی الانام
سری شری تقی نقی ... ذکی زکی علی المقام
وضی رضی کمی حمی ... صفی حفی اجل العظام
ویاتی الانام الیہ اذا ما ... اشد الدواہی رمی بالسہام
ودارت علیہم رحی الدہر دورا ... جفاء واعضی امتداد السقام
فامسی یزیل الاذی نابہم من ... شرور ومن واہیات جسام
لقد عم کل البرایا بجود ... کمزن السما فی شفاء الاوام
ہو الجحفل الغمر فی کل صعب ... وصمصامہ غیر نکس کہام
وان ابنہ مثلہ کان شمسا ... اشعتہا اشرقت فی الظلام
وطلق المحیا تراہ مضیا ... کبرق السماء لدی الابتسام
رفیع العماد اخو المکرمات ... وذو المجد والعز والاحتشام
فابقاہما اللہ مولی الموالی ... بنیل الامانی وفوز المرام

از جامد الطبیعہ خامد القریحہ خاکسار قطب الدین محمود علی حیدرآبادی

پند نامۂ فاضل

ہم وزن و ہم تعداد اشعار پندنامہ سعدی عرف کریما جسکے ۹۸ شعر مین ایکسو ستر
اون احادیث کا جنکو ائمۂ حدیث نے مدار اسلام و جامع قواعد اسلام و انواع
علوم و آداب اور قلیل المبانی و کثیر المعانی اور از قسم جوامع الکلم اور بدائع
حکم فرمایا ہے سلیس نظم فارسی مین ترجمہ کیا گیا ہے اور باقی
اشعار مین نصائح و حکم حکمای عرب و عجم قریب سوا سو کے باب پنجم
نفحۃ الیمن اور دیگر کتب سے ترجمہ و انتخاب کرکے منظوم کئے گئے ہین

مصنفہ
خاکسار
قطب الدین محمود علی
حیدر آبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسان کے نائب الٰہی اور افضل المخلوقات ہونیکے دلائل نقلی وعقلی اور انسان کی درجہ بدرجہ ترقی درجۂ اخس سے اوج کمال تک

آیات بینات انی جاعل فی الارض خلیفہ اور آیت ہو الذی جعلکم خلائف فی الارض اور آیت انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان بآواز بلند کہہ رہے ہین کہ پیدایش حضرت انسان کی غایت نیابت الٰہی ہے اور عقل سلیم بھی یہی بتلاتی ہے کہ جملہ مخلوقات سے اگر کوئی مخلوق مستحق نیابت حضرت ذوالعزت ہے تو وہ یہی ضعیف البنیان خاکی انسان ہے اسلئے کہ انسامین صفات متقابلہ ومتضادہ کی ایسی قابلیت رکھی گئی ہے جسکی وجہ سے وہ حضرت باری عز اسمہ کے اسماء متقابلہ کا مظہر ہوسکتا ہے اور عالم صورت ومعنی مین قیام کرسکتا ہے ایسی قابلیت دوسری مخلوق مین نہین ہے کیونکہ ملائکہ کو بوجہ روحانیت کے اشراقات علمی اور لذات عقلی گو فطرتاً حاصل ہین مگر ہیولی اور صورت جسمانیہ اور مادہ کی کثافت انمین نہین ہے اور اجرام فلکی گو نفس ناطقہ ہین مگر کمالات اونکو خلقی ہونیکے علاوہ مخالف کیفیتونکو انمین راہ نہین ہے طبقہ جنات مین بھی مادہ کی کثافت نہین ہے بخلاف انسان کے کہ تمام اطوار عالم پر محیط اور حاوی ہے ابتدای آفرینش مین بحالت نطفہ کے جمادات سے تھا اوس سے مرتبہ نمو مین پہونچا اور اوس سے مرتبہ حیوانیت کو پہونچا اور وہان سے دیگر النشات کو پایا جب اوسے ہیئت اعتدال مزاج وتعدیل قوی جسمانی وحیوانی کیا اجرام فلکی کی مقابل ہوا اور اسکی صفائی کی

ے لفظ امانت سے مراد محققین کے پاس خلافت الٰہی ہے کہ جسکا بار سوای انسان کے کوئی اوٹھانیکا قابل نہین ہے۔

وجہ سے صورتہای گذشتہ اور آیندہ سے اوسکا نفس منتقش ہوتا ہے مثل نفوس فلکیہ کے اور جب اس سے بھی فائق ہوا اور نفی ماسوی اللہ کرکے رفعت اختیار کی اور خالص عبادت مشاہدہ کو مرتبہ مین نفس مین ثابت اور متحقق ہوگئی بموجب حدیث قدسی ۔ آذاتقرب العبد الی بالنوافل احببتہ الی آخرہ اوس ہی درجہ پہ پہونچگیا جسکو ملائکہ مقربین بھی نہین پاسکتے قطعہ راقم ادا شکر حق مجھ سے کیا ہوگی ۔ کہ مین کیا تھا اور کیا بنا یا مجھے ۔ پڑا یا حرام مجھی اسقدر کہ اپنے مین آخر ملایا مجھے ۔ غرض کہ انسان جس امر کی وجہ سے حیوانیت اور رذائل سے مخلی اور فضائل و کمالات سے محلی ہو وہ علم تہذیب اخلاق ہے اسی سے باتفاق علما کرام و حکما ذوی الاحترام یہ علم تمام علوم پر مقدم ہے حق سبحانہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے ۔ تخلقوا باخلاق اللہ ۔

اسلام نے علم تہذیب اخلاق کو انتہا درجہ کمال پر پہونچا دیا ہے

مذہب اسلام نے اس علم کو انتہا درجہ کی ترقی دی اور معراج کمال پر پہونچا دیا ہے کہ زائد اس سے متصور نہین ہوسکتا بانی مذہب اسلام علیہ التحیۃ والسلام کا ارشاد ہے انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق اور اس کی تائید بزرگان دین اسلام کے علم و عمل اور کتب اہل اسلام بلکہ حکماے فلاسفہ کے اسفار سے بھی بخوبی ہوتی ہے جسمین انہون نے اعتراف کیا ہے کہ شریعت مصطفویہ اور وحی ربانی نے اس علم کو اس طرح بیان کیا ہے کہ کسی کو ایسا میں تحریر و ترقیم کی مجال نہ رہی ۔

آیات و احادیث دربارہ تاکید تعلیم و تفہیم اس علم کے یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

اور چونکہ یہ حکمۃ عملی طب روحانی ہے کہ جسکی وجہ سے اعتدال اخلاق کی حفاظت کرسکتے ہین جو بمنزلہ حفظ صحت کے ہے اور نیز اوسکی وجہ سے نفوس کو اعتدال کی طرف پھیر سکتے ہین جو بمنزلہ علاج اور دفع مرض کے ہے لہذا حق سبحانہ تعالی اس عمل و علم کی تعلیم و تفہیم کو جاری رکھنے کے لیے بطور فرض کفایہ تمام اہل اسلام کو حکم دیتا ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینہون عن المنکر و اولئک ہم المفلحون یعنے تم مین سے ایک ایسا گروہ بھی ہونا چاہیے جو لوگونکو نیکیونکے طرف بلائین اور نیک باتین سکھلائین اور بری باتون سے منع کرین اور ایسے ہی لوگ فلاحیت پانیوالے اور دراصل نائب انبیا ہین ۔ اور دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے ۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر و تؤمنون باللہ یعنے تم اے اہل اسلام اچھی امت ہو جو لوگون کے لیے پیدا کی گئی ہو کہ اپنی تکمیل کے علاوہ دوسرون کی

بہی بنیاد بانونکی تعلیم کیا کرتے ہو اور بُری باتونسے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر مین تکمیل قوت عملیہ کے طرف اشارہ ہی اور تومنون باللہ مین تکمیل قوت علمیہ کی طرف ۔ رسول اللہ صلعم نے بہی اسی تعلیم و تفہیم پر بنیاد دین رکہی ہی چنانچہ ارشاد فرمایا الدین النصیحۃ واحب الاعمال الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

تہذیب اخلاق مین مذہب کو بڑا دخل ہی سوا مذہب کے کوئی شی اخلاق حسنہ کے لازم پکڑنے کا باعث نہین ہوتی

یہ امر بہی یاد رکہنے کے قابل ہی کہ تہذیب اخلاق مین مذہب کو بہت بڑا دخل ہی سوائے مذہبی خیالات کے کوئی شی ایسی نہین ہی جو انسانکو اخلاق ذمیمہ کے چہوڑنے اور اخلاق حسنہ کے لازم پکڑنیکا ایک باعث قوی ہو قانون سیاست مدن اپنی آپکو بہلا آدمی ظاہر کرنیکا خیال اور کو نیکی بدلہ لینیکا اندیشہ غرض کوئی شی مثل مذہب کے محاسن اخلاق کی محرک نہین ہوسکتی اسی لئے جو شخص کسی مذہب کا پابند نہو اوسکے اخلاق وعادات پر ہرگز اعتماد نہین ہوسکتا ۔

اصول تہذیب اخلاق مین کل مذاہب متفق ہین

تہذیب اخلاق کی اصول مین کل مذاہب متفق ہین کبہی کو اونمین اختلاف ہی نہین ہے زمانہ ہزار رنگ بدلے مگر انکو کبہی بدل نسکیگا اور نہ انمین کوئی تبدیل وتحریف ہوگی جو اخلاق محمود ہین وہ کل اقوام کے پاس محمود ہین اور اخلاق مذموم ہین وہ کل کے پاس مذموم ہین عقل سلیم کو اونمین ہرگز اختلاف نہین ہوسکتا

وجہ تصنیف اس کتاب اور تقسیم ابواب

پس اس علم کی عالم اور عامل اور معلم اور متعلم کی فضیلت اور اوسکی ضرورت کی لحاظ سے مجہکو یہ خیال پیدا ہوا اگرچہ مجہ سے میرے نفس کی تکمیل نہو سکی اور میرا نفس طرح طرح امراض معنویہ مین مبتلا ہی مگر اللہ تعالی نے مجہکو زبان اور عقل اور قدرت تحصیل علم جو دیا ہی اوس سے کام لون امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرون شاید کوئی بندۂ خدا بمقتضاے حدیث کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المومن اینما وجدہا فہو احق بہا میری کہی ہوئی پر عمل کرے اور اسکی بدولت وہ ارحم الراحمین و نکتہ نواز بے نیاز مجہ نامہ سیاہ پر گناہ کی مغفرت فرماوے اسی لئے مین نے بانی مذہب اسلام کی ان احادیث سے جو متعلق تہذیب اخلاق وحکمت وادب ہین انتخاب کرکے اکیس احادیث کو بحساب فی باب چالیس حدیث کے مرتب کیا

وجہ نظم کتاب

اور چونکہ نظم نفس انسانی مین زیادہ اثر کرتی ہی اور جلد یاد بہی ہوجاتی ہے لہذا مینے سلیس نظم فارسی مین ان لآلی آبدار کو پرونا مناسب خیال کیا ۔

کتب احادیث کے اقسام اور اربعین کی تعریف

کتب احادیث کے اقسام جامع مسند معجم اجزا رسائل اربعین ہین مینے قسم آخر یعنی اربعین اس کتاب کا اکثر حصہ اخذ کیا ہی اربعین وہ ہی کہ ایک باب یا ابواب متفرقہ مین اکیس سند

یا اسانید متفرقہ سے چالیس حدیثیں جمع کیجائیں بنا ہوتا لیف اسکی اس حدیث پہ ہے جو بروایات مختلف و بطرق متعدد منقول ہے کہ

حدیث فضیلت اربعین میں

رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا من حفظ علی امتی اربعین حدیثا من امر دینہا بعثہ اللہ تعالی فی زمرۃ العلماء والفقہاء یعنی جو شخص حفظ کروایا اور پہونچایا میری امت کو چالیس حدیثیں متعلق امور دین کے اللہ تعالی بروز قیامت اوسکو گروہ علما و فقہا میں اٹھائیگا اور ایک روایت میں ہے کہ حق تعالی بروز قیامت فقیہ اور عالم اوٹھاویگا اور ایک روایت میں ہے کہ میں اوسکا شافع و شاہد ہونگا اور ایک روایت میں ہے کہ اوسکو کہا جائیگا جس دروازہ سے جنت کے چاہے داخل ہو اور ایک روایت میں ہے کہ وہ شخص گروہ علما میں لکھا جائیگا اور شہدا کے گروہ میں مبعوث ہوگا اور اٹھیگا۔

حدیث مذکورہ کا ضعف اور رفع ضعف

باوجود تعدد طرق کے حفاظ حدیث نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے مگر یاد رکہنا چاہیے کہ باتفاق علماء فضائل اعمال میں حدیث ضعیف پر عمل جائز ہے اور قطع نظر اسکے متعدد صحیح احادیث سے جو فضیلت علم اور تبلیغ علم میں مروی ہیں اس حدیث کے مفہوم کی تائید ہوتی ہے اسیلیے بڑے بڑے ائمہ حدیث نے چہل حدیثیں تالیف فرمائی ہیں

نام اون ائمہ حدیث کا جنہوں نے چہل حدیثیں تالیف کی ہیں

چند ائمہ کے نام یہاں تحریر ہوتے ہیں سب سے اول اسکی تالیف رئیس المحدثین عبد اللہ بن مبارک نے فرمائی پھر محمد بن اسلم طوسی پھر ابن سفیان نسوی پھر ابو بکر اجری پھر ابو بکر محمد بن ابراہیم اصفہانی اور دارقطنی حاکم ابو نعیم عبد الرحمن سلمی ابو سعید مالینی ابو عثمان صابونی عبد اللہ بن محمد انصاری ابو بکر بیہقی امام نووی شیخ علی متقی مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی وغیرہ وغیرہ علما و فضلا جنکی صحیح تعداد سوائے علام الغیوب کے کوئی نہیں بتلا سکتا

ان چہل حدیثوں کا بیان جن سے یہہ کتاب مرتب ہوئی ہے

اربعینات میں منتخب احادیث جمع کیے جاتی ہیں جن اربعینات سے یہہ اخذ کیا ہے وہ یہ ہیں (۱) چہل حدیث کنز العمال مولفہ شیخ علی متقی رحمہ اللہ (۲) چہل حدیث امام نووی رحمہ (۳) چہل حدیث مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ (۴) اون (۴۸) احادیث سے جو فصاحت لسان اور جوامع کلم اور بدائع بیان اور غرائب حکم رسول اللہ صلعم کے بیان میں شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح نے مدارج النبوۃ میں بطور نمونہ کے درج فرمائی ہیں

چہل حدیث کنز العمال کی سند اور اوسکی فضیلت اور ثواب۔

چہل حدیث کنز العمال میں عقائد و ارکان اسلام و فضائل عبادات و آداب و اخلاق میں ایسے احادیث مروی ہیں جنسے غالبا کوئی کتاب خالی نہوگی لہذا سوائے سند مندرجہ کتاب کے کوئی دوسری نہیں لکہی گئی سند مذکور یہ ہے۔ روایت کیا ان احادیث کو حافظ ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد بن اسحق بن مندہ اور حافظ ابو الحسن علی بن ابو القاسم بن بابویہ رازی اربعین میں اور ابن عساکر اور رافعی حضرت سلمان رض سے کہ انہوں نے کہا میں نے

رسول اللہ صلعم سے پوچھا اوس چہل حدیث کی جسکے حق میں آپ نے فرمایا ہے جو شخص میری امت سے اونکو یاد کر لے داخل بہشت ہوگا
میں فرو پوچھا وہ کون سی حدیثیں ہیں یا رسول اللہ تو آپ نے اون احادیث کو بیان فرمایا آخر میں عرض کیا اُن چہل حدیث کو
جو یاد کر لے اوسکا کیا ثواب ہے آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی اوسکا حشر علما اور انبیا کے ساتھ کریگا

چہل حدیث مدارج النبوۃ کی فضیلت اور قبائد تخریج جو راقم نے کی ہے

مدارج النبوۃ کی اڑتالیس احادیث سے میں نے چالیس حدیثیں منتخب کر کے باب دوم میں
اوسکا ترجمہ نظم کیا ہے ان احادیث کی جامعیت اور توصیف کا بیان شیخ نے ان الفاظ
میں فرمایا ہے - ہر یکے ازین کلمات گنجینہ ایست مشتمل بر عجائب و غرائب آداب دین و دنیا و قاعدہ الیست متضمن سعادت اولی و اخری و
ہر یکے شرحی و بیانی است کہ اگر ذکر کنند بدفاتر در نگنجد مدارج النبوۃ جلد اول باب اول ان احادیث کو شیخ رح بلا تخریج یعنی بلا بیان
اسم راوی تحریر فرمایا تھا خاکسار نے ان احادیث کی تخریج کر دی ہے اور حاشیہ میں ہر حدیث معہ نام راوی کے لکھدیا ہے -

باب سوم میں انتخاب چہل حدیث امام نووی و مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی رح منظوم میں معہ احادیث منتخبہ راقم

اس کتاب کے باب سوم میں چہل حدیث امام نووی و مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی رح کا انتخاب درج
ہے اس لئے کہ اس کتاب کے باب اول و دوم میں ان دونوں چہل حدیث کے بعض احادیث
آگئی ہیں اور بعض مانحن فیہ اور مقصود کے موافق نہ تھیں ترک کر دی گئے ہیں ان کی بجای اور نیز دیگر کتب
احادیث سے اسی قسم کی اور احادیث راقم نے انتخاب کر کے مترجم اور منظوم کیا ہے اور حاشیہ میں ہر حدیث معہ نام راوی کے لکھدی ہے

رای امام نووی رح کی نسبت ان احادیث کے

ان احادیث کی بہت امام نووی رح نے ارشاد فرمایا ہے کہ بعض حدیث اسمیں سے مدار اسلام ہے
جیسے حدیث الدین النصیحۃ اور بعض نصف دین ہے اور بعض ثلث دین ہے اور یہہ احادیث جامع قواعد اسلام و انواع علوم اصولی و فروعی
و انواع آداب ہیں ان حدیث کے راویوں کے نام خود امام نووی رح نے بیان فرمایا ہے لہذا حدیث معہ نام راوی حاشیہ میں لکھدے گئے ہیں

چہل حدیث مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی کی اسناد

چہل حدیث مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح ایک ہی سند سے مروی ہے
سند مذکور اپنا اس طرح مرقوم ہے شافہنی ابو الطاہر المدنی عن ابیہ عن زین العابدین
عن ابیہ عن جدہ یحیی عن جدہ الحسن عن عم ابیہ عن ابیہ احمد عن ابیہ عن ابی القاسم عن السید ابی محمد عن والدہ ابی الحسن عن والدہ
عن ابی علی عن والدہ محمد عن والدہ عن ابی القاسم عن والدہ ابی محمد عن والدہ الحسین عن والدہ جعفر عن ابیہ عبد اللہ عن
ابیہ زین العابدین عن ابیہ امام حسین عن ابیہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم

سند مذکورہ کا سادات کرام سے

ان اسناد میں بڑی خوبی یہ ہے کہ سلسلہ سادات کرام سے منقول و مروی ہے

منقول ہونا معہ دیگر تخریج کے جسکو قسم سے لے کیا ہے اور ان احادیث کی جامعیت

اور ایکی سند سے چالیس حدیثین مروی ہین خاکسار نے سواے اس اسناد کے دوسری تخریج بھی کر دی ہے ان احادیث کی جامعیت کو شاہ صاحب نے نہایت جامع اور مختصر الفاظ مین اس طرح بیان فرمایا ہے کہ مبانیها یسیرة ومعانیها کثیرة ـ

اس کتاب کی نصف آخر کا بیان

باب چہارم مین اس کتاب کے چند کلمات حضرات صوفیہ کرام کے جو نہایت صاف اور ہر شخص کے فہم کے قابل ہین لکھے گئے ہین جنمین تصوف و زہد کی تعریف محبت اور تفکر کی اقسام وغیرہ باب پنجم مین اس کتاب کو نفحۃ الیمن فیما یزول بذکرہ الشجن کے باب پنجم سے نصائح اور حکم حکما و فضلا انتخاب کر کے مترجم و منظوم کیے گئے ہین مگر چند اشعار مین دو دیگر کتب کے مضامین کا ترجمہ ہے باب ششم مین صد پند سود مند حکیم لقمان وغیرہ سے انتخاب کر کے نصائح منظوم کیے گئے ہین ان تینون باب مین قریب سوا سو کے نصائح و حکم منظوم ہین

باوجود اس کتاب کی نہایت صغیر الحجم ہونیکے تمام اجل مکارم اخلاق کی جامعیت اور یہ کہ کتاب ہذا اس فن کی ضخیم کتب کی لب لباب ہے

باوجود اس رسالہ کے جو خاکسار کی تخلص کے لحاظ سے موسوم بہ پند فاضل ہے نہایت صغیر الحجم ہونیکے اسمین اون تمام محاسن اخلاق کے متعلق نصیحت کیگئی ہے اور اوسکی طرف توجہ دلائی گئی ہے جو ضخیم ضخیم کتب اخلاق مین بیان ہوئے ہین صرف اجمال و تفصیل کا فرق ہے والعاقل تکفیہ الاشارہ ـ یعنی عقاید ـ عبادت ـ اخلاص زہد شکر صبر رضا توکل قناعت حیا و غیرت عفت آداب علو ہمت عزم جد و جہد ثبات و استقلال عدل عفو ـ حلم ـ اتفاق خلق و رفق شفقت و مرحمت تواضع و احترام خیرات و مبرات سخاوت و احسان امانت و دیانت وفاء عہد صدق انجاح حاجات خلائق تامل و تفکر مشاورت و تدبیر و دوراندیشی شجاعت سیاست فراست خاموشی بیدار مغزی کسب و تحصیل کمال کتم سر راز غنیمت جاننا اور قدر کرنا فرصت اور وقت کا صحبت اخیار اجتناب اشرار خدمت قوم عبرت رعایت حقوق خلائق صغار و کبار جار و مہمان تربیت اولاد وغیرہ وغیرہ ـ

بیان بحر عروضی

جس بحر مین یہ کتاب لکھی گئی ہے وہ بحر متقارب ہے جسکا اصلی وزن فعولن فعولن آٹھ بار ہے یہ بحر سالم بھی مستعمل ہے اور مضاحف بھی اور زحافات سے اسمین تسبیغ و قصر حذف قبض ثلم واقع ہوتے ہین تسبیغ سے عروض و ضرب مین فعولان ہو جاتا ہے جو ناپسندیدہ ہے کیونکہ حرف آخر ضرب دائرہ سے باہر ہے اور قصر سے فعول بسکون لام ہوتا ہے اور حذف سے فعو رہتا ہے جسکی جا ہے فعل لایا جاتا ہے اور قبض سے

نزول تفہیم لازم ہوتا ہے اور سلسلہ سے علوم رہجاتا ہے جسکی جا سے فقل بجا لایا جاتا ہے۔

ترجمہ عبارات عربیہ مین پابندی الفاظ کی نہین کیگئی ہے اور ترجمہ تحت اللفظ نہین کیا گیا ہے

بجز باب ششم کے اس کتاب کے اور ابواب عربی سے ترجمہ کئے گئے ہین ترجمہ امر آسان نہین ہے خصوصاً نظم مین اسلئے ناظرین پرتمکین کی خدمت مین عرض ہے کہ اگر کسی حدیث و نصیحت کے ترجمہ مین وہ کسی امر کی کوتاہی پائین اور وہ اوس سے عمدہ ترجمہ اوسکا کرسکین تو اس وجہ سے اس ہیچمدان قلیل البضاعت کو مورد طعن و تشنیع نبائین اس لئے کہ اعتبار اکثر کا ہوتا ہے قطع نظر اوسکے یہ حقیر بتقصیر جہالت و بیعلمی کا پوری طرح مقر ہے اور یہہ بھی واضح رہے کہ ترجمہ عبارات مین پابندی الفاظ عربیہ کی نہین کیگئی ہے بلکہ حاصل مطلب حدیث و نصیحت کا نظم کیا گیا ہے اور بعض جا شروح وغیرہ کوئی عمدہ بات زیادہ کیگئی ہے کیونکہ دراصل مقصود مطالب حدیث یا حکمت کی تفہیم ہے نہ ترجمہ لغات و عبارات عربی کی تعلیم۔

یہہ کتاب داخل درس طلبا فارسی خوان ہونا چاہئے۔

میری رائے مین یہہ کتاب اس قابل ہے کہ لڑکون کو فارسی مین کسی قدر استعداد ہو جانیکے بعد پڑہائی جائے بلکہ حفظ کرا دی جائے تاکہ استعداد اونکو ترقی اور زبان آشنائی ہونیکے علاوہ معلم و متعلم دونون مستوجب بشارت رسول کریم علیہ افضل الصلواۃ و اکمل التسلیم و مستحق اجر عظیم ہیون اور لڑکون کے دماغ مین اخلاق حسنہ و کلام حکم ابتدائے عمر ہی مین جاگزین ہو جائین تاکہ وہ اونکے ساتھہ نشو و نما پاسکے رہین اور وہ اونپر عمر بھر عامل رہین والحمد للہ اولا و آخرا و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

راقم آثم خاکسار ہیچمدان
قطب الدین محمود علی حیدرآبادی
رکن مجلس پائگاہ خاص عالیجناب
نواب سر خورشید جاہ بہادر

بسم الله الرحمن الرحيم

پس از حمد خلاق هر جزو و کل — کنم نعت احمد امام رسل

رسولی که تتمیم اخلاق کرد — منور بنور خود آفاق کرد

علیه من الله رب الانام — مع الآل والصحب ازکی السلام

وزان پس رقم میکنم چند پند — که باشد خردمند را سودمند

ز خواننده استش دارم این آرزو — که یادم کند با دعاء نکو

کریما کرم کن بحق رسول — لانی انا ظلوم جهول

باب اول در نظم ترجمهٔ چهل حدیث کنز العمال

بود حرف حکمت رسول امم — که ایمان بذات خدا آوریم (1)

بجمله فرستادگان و کتاب — به بعث و ملائک بروز حساب (1)

بتقدیر شر و بتقدیر خیر — که هر کار از حق بود نی ز غیر (1)

(1) ان تؤمن بالله واليوم الآخر والملائكة والكتاب والنبيين والبعث بعد الموت والقدر خيره وشره من الله تعالى ـ

یہ کہ تو ایمان لاوے اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور کتاب اور نبیوں پر اور جی اٹھنے پر بعد موت کے اور تقدیر پر کہ برائی اور بھلائی اوسکی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

۴ بود از خدا پروردگار رحمت آفرین، با آل اصحاب پاکتر سلام ۵ زیرا که من گنهگار ظالم تر بر نفس خود و نادان ترم

بگو از زبان و بدل کن قبول — خدا واحد است و محمد رسول (۱)

بکامل وضو کن ادا صلوة — باوقاتها وهم صوم شهر و زکوة (۲) (۳)

گرت استطاعت بود و سبیل — بکن حج بیت الحرام ای خلیل (۴)

بهر روز و شب شش دوگانه گذار — مکن ترک وتر شبی زینهار (۵)

ز عیدین و آدینه غافل مباش (۶) — سوی بازی و لهو شاغل مباش (۷)

بکن صبر بر هر بلائی شدید — مکن ترک ورد کلام مجید (۸)

جدا از قسمهای تردید باش (۹) — به تسبیح و تهلیل و تکبیر باش (۱۰)

پرست خدا امر و زانی مشو — مکش ساغر خمر و جانی مشو (۱۱)

مکن شرک در دین و در تباهی مده (۱۲) — خدا را به باطل گواهی مده (۱۳)

(۱) وان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله

(۲) وتصلی الصلوة بوضوء سابغ لوقتها وتؤتی الزکوة وتصوم رمضان

(۳) وتحج البيت ان كان لك مال

(۴) وتصلی اثنا عشر رکعة فی کل یوم ولیلة

(۵) والوتر لا تترکه فی کل لیلة

(۶) ولا تدع حضور الجمعة والعیدین

(۷) ولا تلعب ولا تله مع اللاهین

(۸) وتصبر علی البلاء والمصیبة - ولا تدع قراة القران

(۹) ولا تحلف بالله کاذبا

(۱۰) واکثر من التسبیح والتهلیل والتکبیر

ولا تشرب المسکر ولا تزن

(۱۲) ولا تشرک بالله شیئا

(۱۳) ولا تشهد شهادة زور

یہ کہ تو گواہی دے کہ نہیں ہے کوئی معبود موجود بغیر اللہ کا اور محمد رسول اللہ کے ہیں

اور کامل وضو سے بروقت نماز پڑھا کر و زکواۃ دیا اور روزہ

اگر مال و استطاعت ہو تو حج کعبۃ اللہ کرے۔

دن رات میں بارہ رکعت نماز سنت پڑھا کرے۔

وتر کسی رات میں نہ چھوڑے

جمعہ اور عیدین کا حاضر ہونا مت چھوڑ

اور کھیل کود کرنے والوں کے ساتھ لہو و لعب مت کر

بلا اور مصیبت پر صبر کر۔ قران پڑھنا مت چھوڑ۔

خدا کی قسم جھوٹی مت کھا

سبحان اللہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر بہت پڑھا کر

شراب مت پی زنا مت کر۔

خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کر۔

جھوٹی گواہی نہ دے

مرنجان دل مادر و هم پدر (۱) — به بیداد مال یتیمی مبر (۲)
مکن با هوا و هوس هیچ کار (۳) — خیانت روا با مسلمان مدار (۴)
مرو با نمیمه میان دو کس (۵) — به پشتی مکن ذکر مسلم به پس (۶)
ز خویشان نباشی تعلق گسل (۷) — طریق تمسخر مبر دم بهل (۸)
نگهدار از لعن مردم زبان (۹) — مکن قذف بر محصنه از زنان (۱۰)
تو کوتاه را کوته اصلا مخوان — چو منظور عیب باشد از آن (۱۱)
هر آنچه رسیدست بدان بی خطا — هر آنچه خطا کرد بد نارسا (۱۲)
به شکر خدا باش رطب اللسان (۱۳) — مشو ایمن از قهر او یک زمان (۱۴)

(۱) ولا تعق والدیک
(۲) ولا تاکل مال الیتیم ظلما
(۳) ولا تعمل بالهوی
(۴) ولا تغل اخاک المسلم
(۵) ولا تمش بالنمیمة بین الاخوین
(۶) ولا تغتب اخاک المسلم
(۷) ولا تقطع اقرباءک وصلهم
(۸) ولا تسخر باحد من الناس
(۹) ولا تلعن احدا من خلق الله
(۱۰) ولا تقذف المحصنة
(۱۱) ولا تقل للقصیر یا قصیر یرید بذلک عیبه
(۱۲) واعلم ان ما اصابک لم یکن لیخطئک وما اخطاک لم یکن لیصیبک
(۱۳) واشکر الله علی نعمته
(۱۴) ولا تامن من عقاب الله

ماں باپ کی نافرمانی مت کر اور انکو تکلیف نہ دے
یتیم کا مال ظلم سے مت کھا جا۔
خواہشات نفسانی پر عمل مت کر
مسلمان کے مال میں خیانت مت کر
دو مسلمان بھائیوں کے درمیان چغل خوری مت کر
مسلمان بھائی کی غیبت مت کر
قرابت داروں سے قطع قرابت نہ کر بلکہ صلہ رحمی کر
کسی شخص سے ٹھٹھا مت کر
خدا کی مخلوق سے کسی کو لعنت اور گالی گلوج مت کر
عفیفہ عورت پر بہتان زنا مت کر۔
پستہ قد کو پستہ قد مت کہہ جب اس کہنے سے عیب نکالنا مقصود ہو
اور جان لے کہ جو چیز تجھے پہونچی وہ بغیر پہونچے نہ رہتی اور جو
چیز نہ پہونچی اوس کا پہونچنا ممکن ہی نہ تھا۔
خدا کے نعمتوں کا شکر ادا کیا کر۔
حق تعالی کے عذاب سے نڈر نہ ہو

باب دوم در نظم ترجمهٔ چهل حدیث از مدایح النبی و در نصایح الفقرا

رسول الوری خاتم المرسلین — بفرمود از وحی رب متین

مدار عملها به نیت بود — که هر کار حسب طویت بود (۱)

همین است از حسن اسلام مرد — کند ترک چیزی که سودش نکرد (۲)

کند نصح آن کو به ملت بود — که دین در حقیقت نصیحت بود (۳)

بدان مسلم آن را که هر مسلمی — ز دست و زبانش نبیند بجز (۴)

بغیر انچه بر خود پسندی پسند — که گردی ازان مومن ارجمند (۵)

زیانی بر آنکو با غش کند — که ماوای خود اندر آتش کند (۶)

کی آن مرد باشد با ایمان و دین — که نبود بعهد و نباشد امین (۷)

اگر مشورت با تو گیرد دگر — امین باش و بر راه خیرش ببر (۸)

(۱) انما الاعمال بالنیات اخرجه الشیخان
(۲) من حسن اسلام المرء ترکه ما لا یعنیه رواه الترمذی
(۳) الدین النصیحة رواه المسلم
(۴) المسلم من سلم المسلمون من لسانه و یده رواه البخاری
(۵) لا یومن احدکم حتی یحب لاخیه ما یحب لنفسه اخرجه الشیخان
(۶) من غشنا فلیس منا رواه الترمذی
(۷) لا ایمان لمن لا امانة له ولا دین لمن لا عهد له رواهما البیهقی وابن النجار
(۸) المستشار موتمن رواه الترمذی

اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں
آدمی کے اسلام کی خوبی سے بیفائدہ کام چھوڑ دینا ہے
دین نصیحت ہے یعنی ہر شخص کی خیر خواہی ہے
مسلمان وہ ہیں کہ اور مسلمان اسکی ہاتھ اور زبان کی ایذا سے امن میں رہیں
کوئی شخص تم میں سے مسلمان نہوگا جب تک کہ جو امور اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لیے پسند کرے
جو شخص ہمسے فریب یا خیانت یا بدخواہی یا غیبت یا چغلی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے
جس شخص کو امانت داری نہیں اوسکو ایمان نہیں اور جسکو عہد کی پابندی نہیں اوسکو دین نہیں ہے
جس سے مشورہ لیا جاوے وہ امانت دار ہوتا ہے

بود رہنما سوی فعل ثواب — بنزدیک ایزد چو فاعل بثاب (1)

بہر دار چوب از فرزند و زن — دگر بہری بہر تادیب زن (2)

ہمانست نیکوتر اندر انام — کہ با اہل خود نیک باشد مدام (3)

ہر آنکس کہ باشد باعمال پست — نسی کی فہد در بزرگیش دست (4)

بود وصل یاران چو مقرون بفصل — فزون گردد الفت ازین گونہ وصل (5)

نشد جمع با ہیچ شے ہیچ شے — نکوتر ز حلمے کہ با علم ہے٥ (6)

یکی تندرستی فراغت دگر — درین ہر دو مغبون بسے از بشر (7)

فسادی ز خلق بد اندر عمل — چنانست کز سرکہ اندر عسل (8)

مدہ دل بسوی بد اصل زن — حذر میکن از سبزہ زار دمن (9)

---

(1) الدال على الخير كفاعله رواه المسلم

(2) لا ترفع عصاك عن اهلك رواه ابو نعيم

(3) خيركم خيركم لاهله رواه الطبراني

(4) من ابطأ به عمله لم يسرع به نسبه خرجه المسلم

(5) زر غبا تزدد حبا رواه الطبراني

(6) ما جمع شيء الى شيء احسن من حلم الى علم رواه الطبراني

(7) نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس الصحة والفراغ رواه البخاري والترمذي

(8) الخلق السئ يفسد العمل كما يفسد الخل العسل رواه الطبراني

(9) اياكم وخضراء الدمن رواه الدارقطني -

نیکی کی راہ بتلانے والے مثل نیکی کرنے والے کے ہے

اہل وعیال سے عصا مت اوٹھا لے یعنی انکو ڈرایا کر

تم میں سب سے زیادہ اچھا وہ ہے جو اپنے اہل وعیال سے زیادہ نیکی کرنے والا ہو

جس کو اوسکے عمل نے پیچھے رکھا اوسکو اوسکا نسب آگے نہ کریگا

احباب سے فاصلہ سے ملاقات کیا کر محبت زیادہ ہوگی

کوئی شے دوسری شے کے ساتھ جمع نہ ہوئی بہتر حلم سے جو علم کے ساتھ ملا ہو

دو نعمتیں ہیں کہ نقصان میں ہیں (یا فریفتہ ہیں) ان میں اکثر آدمی ایک تندرستی دوسری فراغت

بد خلقی عمل کو اسی طرح خراب کر دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو

سرگینوں کی سبزی سے بچو یعنی خوبصورت عورت جو بد اصل ہو

٥ ہے بفتح اول وسکون ثانی بلغت دری و لغت ہندی بمعنی ہست باشد کہ مقابل نیست است کذا فی برہان قاطع

حافظ شیرازی فرماید ساقی اگرت ہوای ما ہے - جز بادہ بیار پیش ما شے -

ن سے نشد جمع چیزے بچیزے ہیں - ز حلمی کہ با علم گردد قرین -

بجز رفعتی نیست در انکسار (1) — بجز عزتی نی لب عفو عذار (2)

زبان فصیحت از حسن مرد (3) — نه هم نباید درین امر کرد

شدید آنکه بر نفس او شد شکست (4) — نه آنکس که شد بر بشر چیره دست

بکتمان آفات و اخفای رنج (5) — بود از نکوئی گرانمایه گنج

الا فضل علم است بیش تر (6) — ز فضل عبادت بهر دو سرا

نباشد چو خلق خوش اصلا حسب (7) — که خلق حسن هست مقبول رب

عقیل آنکه از بهر روز قیام (8) — عمل کرد و هم نفس را ساخت رام

همانست عاجز که شد نفس را — مطیع و تمنا کند بر خدا

بود نیمه علم حسن سوال (9) — قناعت چو گنجیست بی زوال (10)

(1) التواضع لا يزيد الا رفعة رواه المسلم
(2) العفو لا يزيد العبد الا عزا رواه المسلم
(3) جمال الرجل فصاحة لسانه رواه الحاكم
(4) ليس الشديد من غلب الناس انما الشديد
من غلب نفسه رواه المسلم
(5) كنوز البر كتمان المصائب
(6) فضل العلم خير من فضل العبادة رواه البزار
لا حسب كحسن الخلق
(7) الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت —
والعاجز من اتبع نفسه وتمنى على الله رواه احمد
(8) حسن السوال نصف العلم رواه الديلمي
(9) القناعة كنز لا يفنى رواه البيهقي

گناہوں کا بخشدینا انسان کی عزت ہی بڑہاتا ہے
عاجزی انسان کا مرتبہ ہی بلند کرتی ہے
انسان کی زیب و زینت اوسکی زبان کی فصاحت ہے
شدید وہ نہیں ہے جو لوگوں پر غالب ہو شدید وہ ہے
جو اپنے نفس پر غالب ہو۔
نیکی کے خزانہ مصیبتوں کا چھپانا ہے
علم کی بزرگی عبادت کی بزرگی سے بہتر ہے
مثل خوش خلقی کے کوئی بزرگی اور شرف نہیں ہے
عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو مطیع کیا اور آخرت کیلئے نیک عمل کیا
عاجز وہ ہے جسنے اتباع نفس کی اور اللہ پر تمنا رکہا۔
سوال کی خوبی آدھا علم ہے۔
قناعت ایک خزانہ ہے جو فنا نہیں ہوتا

(10) بجائے اعتذار از گناه [illegible] گناه روی کرد [illegible] عذار بالفتح لغزش و گناه [illegible] ۱۲

دوادست نصف خرد با بشر (۱) | بیان تصدق گذشتن ز شر (۲)
ز تاثیر خالی نباشد رضاع | (۳) بباید تغیر از و در طباع
نہ مالے نکو باشد از عاقلی (۴) | نہ فقرے بود بدتر از جاہلی (۵)
نباید یکے از تصدق بمال (۶) | مکن ترک خیرات در ہیچ حال
شماتت مکن تا خدای جہان | نسازد ترا مبتلا چلے آن (۷)
بسان غریبی بسر بر جہان | ز اہل قبورت شب و روز دان (۸)
ترا حب شئے میکند کور و کر (۹) | فنونش ز جادو بود بیشتر
ہر کس کہ باشد محبت ترا | شوی ہم کالبش بروز جزا (۱۰)
رسول امین و امیر عرب | بفرمود المرءُ مع (۵) من احب

(۱) التودد الی الناس نصف العقل
(۲) ترک الشر صدقة ـ
(۳) الرضاع یغیر الطباع، رواه ابن حبان
(۴) لا مال اعود من العقل رواه العسکری
(۵) لا فقر اشد من الجهل رواه العسکری
(۶) ما نقص مال من صدقة رواه المسلم
(۷) لا تظهر الشماتة باخیک فیعافیه الله ویبتلیک رواه الترمذی
(۸) کن فی الدنیا کانک غریب او کعابر سبیل وعد نفسک من اصحاب القبور رواه البخاری
(۹) حبک الشیء یعمی ویصم رواه احمد
(۱۰) المرء مع من احب اخرجه الشیخان

محبت رکھنا لوگوں سے نصف عقل ہے
برائی اور شر چھوڑ دینا بھی ایک صدقہ ہے
دودھ سے طبیعت و سرشت متغیر ہو جاتی ہے
کوئی مال عقل سے زیادہ عزیز نہیں ہے
کوئی افلاس جہالت سے زیادہ سخت اور برا نہیں ہے
صدقہ اور خیرات سے مال کم نہیں ہوتا
اگر کسی مسلمان بھائی کو کوئی امر مکروہ پہونچے تو اوس پر خوش نہ ہو تا کہ
خدا اوسکو اچھا اور تجھ کو مبتلا نکر دے ـ
دنیا میں ایسا رہ جیسے کہ تو مسافر یا راستہ سے گذرنے والا ہے
اور اپنے آپکو مردوں سے سمجھ ـ
کسی چیز سے تیری محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے ـ
آدمی اوسکے ساتھ ہے جسکو دوست رکھتا ہے

(۵) مع معنی با و ہو اسم لانہ قد یسکن کذا فی الصراح وقال ابن مالک فی الالفیة مع مع فیہا قلیل ونقل الخ

باب سوم در نظم ترجمہ چہل حدیث از اربعین امام نووی و مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہما اللہ القوی وغیرہما من کتب الاحادیث النبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ

بگفتہ نبی سرور کائنات / علیہ مع الآل ازکی الصلوٰۃ

بود حکمت گم شدہ یک عزیز / بہر جا کہ دریابش گیر تیز (۱)

نگہدار مابین فکین خویش / کہ برہم نہ مالی تو کفین خویش (۲)

پے ضامن شرمگاہ و زبان / شوم ضامن بوستان جنان (۳)

خموشی کہ ستر جہالت بود / فزون فضل از عبادت بود (۴)

خموشیست آرایش عاقلان / ہم خلقہای نکو در جہان (۴)

مگر پیش ازان دم کہ نزد خدا / نگردد قبول از خلائق دعا (۵)

کنید امر معروف و نہی از امور / کہ منکر بدانندش اہل شعور (۵)

(۱) کلمة الحکمة ضالة المؤمن اینما وجدها فهو احق بها رواه ابن ماجه
(۲) کف هذا علیک (وشیر بلسانه وقال صلعم) رواه الترمذي البلاء موکل بالمنطق رواه القضاعي - من صمت نجا رواه احمد
(۳) من یضمن لی ما بین لحییه وما بین رجلیه اضمن له الجنة رواه البخاري -
(۴) الصمت ارفع العبادة والصمت زین للعالم وستر للجاهل الصمت سید الاخلاق رواه الدیلمي وابن حبان
(۵) امروا بالمعروف وانهوا عن المنکر قبل ان تدعوا فلا یستجاب لکم رواه ابن ماجه

حکمت اور عقلمندی کی بات مسلمان کی گم کی ہوئی شے ہے جہاں پاوے وہ اوس کا زیادہ حق دار ہے
اپنی زبان کو روک - بلا مقرر ہی بات کرنے پر -
جو شخص چپ رہا نجات پایا -
جو شخص ضامن ہو میرے لیے اوس چیز کا جو درمیان اوسکے دونوں جبڑوں اور دونوں رانوں کے ہے میں اوسکیلیے جنت کا ضامن ہوتا ہوں
خاموشی بلند ترین عبادت ہے اور خاموشی عالم کی زینت جاہل کی پردہ پوش اور اخلاق کی پیشوا ہے -
اچھی باتوں کا حکم کرو اور بری باتوں سے منع کرو قبل اسکے کہ دعا کرو اور قبول نہ ہو

بود بهتر مردمان آن کسی | که نفعش رساند بمردم بسی (۱)
سعید آنکه عبرت گرفت از دگر (۲) | بهر گردش و بهر دوار دهر
مهین آنکس که او سرور قوم هست | بلا شبه او چاکر قوم هست (۳)
نکرد آنکس شکر خالق ادا | که مر شکر مخلوق نارد بجا (۴)
بمسلم نباشد ز مسلم حلال | زیاده ز سه روز ترک مقال (۵)
اگر بهره یابی شدت از شعور | بکتمان مدد جوی اندر امور (۶)
خطاکار باشد اگر یار تو | خطا راه یابد در اطوار تو (۷)
صفای بآئین دین لازم است | که هر مسلم آئینه مسلم است (۸)
کریمی چو از معشری آیدت | بدل عز و اکرام او بایدت (۹)
ز ما نیست آنکس که حظی نبرد | ز عز بزرگان و الطاف خرد (۱۰)

(۱) خیر الناس انفعهم للناس رواه القضاعی
(۲) السعید من اتعظ بغیره رواه الدیلمی
(۳) سید القوم خادمهم رواه الدیلمی
(۴) لا یشکر الله من لا یشکر الناس رواه احمد
(۵) لا یحل لمسلم ان یهجر اخاه فوق ثلاث اخرجه الطبرانی
(۶) استعینوا علی الحوائج بالکتمان رواه القضاعی
(۷) المرء علی دین خلیله رواه ابو داؤد
(۸) المسلم مرآة المسلم رواه ابن منیع
(۹) اذا جاءکم کریم قوم فاکرموه رواه ابن ماجه
(۱۰) لیس منا من لم یرحم صغیرنا و یوقر کبیرنا اخرجه الطبرانی

بہتر آدمی وہ ہے جو لوگوں کو زیادہ نفع پہنچاوے
نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے عبرت حاصل کرے
سردار قوم کا خدمت گذار قوم کا ہوتا ہے
خدا کا شکر نہیں کرتا وہ شخص جو بندوں کا شکر گزار نہیں
کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کو تین روز سے زیادہ چھوڑ رکھے
مدد چاہو پوشیدہ طور سے حاجتوں پر کیونکہ ہر صاحب نعمت محسود ہے
آدمی اپنے دوست کے طریقہ پر ہو جاتا ہے
مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے دل صاف رکھو اور عیب بتلاؤ
جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار آوے تو اسکی تعظیم کیا کرو
جو شخص چھوٹے پر رحم نہ کرے اور بڑے کی تعظیم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں

بحشر و خدا آنکہ ایمان اوست ۔ برد عزت جار و مہمان اوست (۱)

اگر از خود و قدر خود واقفی ۔ نگردی ہلاک و زحق عارفی (۲)

مکن تا توانی ز روی نیاز ۔ بہ پیش کسان دست خود را دراز (۳)

بود دست بالا نکوتر ز پست ۔ تفاوت درین ہر دو ہست آنچہ ہست (۴)

قریب است فقر از علم برکشد ۔ کہ تا غایت کفر آن سر کشد (۵)

چو واشد در رزق محکم بگیر (۶) ۔ مران خشم بر ہیچ برنا و پیر (۷)

نباشد بر اہل دانش خبر ۔ چو آن شئ کہ می بگذرد از نظر (۸)

بود کافی از بہر کذب بشر ۔ کہ گوید ہر آنچہ شنید از خبر (۹)

مجالس امانات ہستند زفت ۔ خیانت نباید بحرفی کہ رفت (۱۰)

(۱) من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم جارہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ اخرجہ الشیخان

جو شخص ایمان لایا اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر اپنے ہمسائے کی تکریم کرے
جو شخص ایمان لایا اللہ پر اور روز آخرت پر اپنے مہمان کی تکریم کرے

(۲) من عرف نفسہ فقد عرف ربہ وما ہلک امرء عرف قدرہ

جس نے اپنے آپ کو پہچانا اس نے خدا کو پہچانا وہ آدمی ہلاک نہ ہوا جس نے اپنی قدر جانی

(۳) لا تسئلوا الناس شیئا رواہ الدیلمی

لوگوں سے کوئی چیز مت مانگا کرو۔

(۴) الید العلیا خیر من الید السفلی

اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے

(۵) کاد الفقر ان یکون کفرا رواہ ابن منیع

قریب ہے کہ محتاجی کفر ہو جائے یعنی ایسی حالت میں [illegible]

(۶) اذا فتح لاحدکم باب الرزق فلیلزمہ رواہ البیہقی

جب کسی شخص کیلئے دروازہ رزق کا کشادہ ہو تو اسکو لازم پکڑے

(۷) لا تغضب فقال رجل [illegible] اوصنی مرارا فقال لا تغضب

غصہ مت ہو (اخرجہ البخاری)

(۸) لیس الخبر کالمعاینۃ اخرجہ الطبرانی

سنی ہوئی بات مثل دیکھی ہوئی کے نہیں ہوتی ہے شنیدہ کی بود مانند دیدہ

(۹) کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع رواہ مسلم

آدمی کے جھوٹا ہونے کیلئے یہ امر کافی ہے کہ جو سنے وہ بیان کرے

(۱۰) المجالس بالامانۃ رواہ الترمذی

مجلسیں امانت کے ساتھ ہیں یعنی کہی ہوئی بات کا مشہور کرنا جائز نہیں

در آور بگوشش این سخن از شعور ❊ میانه روی هست خیر الامور (۱)

کسی که ز مال و متاعی غنیست ❊ غنا در حقیقت غنای دلیست (۲)

شوی از سخاوت عزیز الورا ❊ که خوی سخا هست خوی خدا (۳)

تصدق نگهدار دار ز نار جحیم ❊ اگر چه یکی پاره باشد ز تمر (۴)

بود راجع اندر هبه چون کلاب ❊ که قی کرده بازش خورند از شتاب (۵)

بود تائب از ذنب چون لم یخط (۶) ❊ ز عفو ملک ملک یابد بقا (۷)

خلد هر چه در دل گناه هست آن (۸) ❊ تو الاثم ما حاک فی الصدر دان

ز دشمن روا باشدت ریو و رنگ ❊ که در اصل نام فریب است جنگ (۹)

خوش آنکس که باوی حیا گشت جفت ❊ نبی الحیاء کله خیر گفت (۱۰)

حیا مانع است از مقابح ترا ❊ بکن هر چه خواهی چو نبود حیا (۱۱)

(۱) خیر الامور اوساطها رواه السمعانی
(۲) الغنی غنی القلب رواه الدیلمی
(۳) السخاء خلق الله الاعظم رواه ابن حبان
(۴) اتقوا النار ولو بشق تمرة اخرجه الشیخان والنسائی
(۵) الراجع فی هبته کالکلب یعود فی قیئه رواه البخاری
(۶) التائب من الذنب کمن لا ذنب له رواه ابن ماجه
(۷) عفو الملوک ابقاء للملک رواه الرافعی
(۸) الاثم ما حاک فی النفس وتردد فی الصدر رواه الدیلمی
(۹) الحرب خدعة اخرجه الشیخان
(۱۰) الحیاء خیر کله اذا لم تستحی فاصنع ما شئت اخرجه الشیخان

سب کاموں میں میانہ روی بہتر ہے
تونگری دل کی تونگری ہے یعنی تونگر وہ ہے جسکا دل غنی ہو۔
سخاوت خصلت خدای بزرگی ہے
دوزخ سے بچو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دیکر
دی ہوئی شی کا واپس لینے والا ایسا ہے جیسا کہ کتا قے کرکے اسکو کھا لیتا ہے
گناہ سے توبہ کرنے والا مثل بے گناہ کے ہے
بادشاہوں کی بخشش باعث قیام ملک ہے
گناہ وہ ہے جو نفس میں کھٹکے اور سینہ میں تردد پیدا کرے
لڑائی دھوکے کا نام ہے
حیا سب کی سب بہتر ہے جب تو حیا نہ کرے جو چاہے کر۔

در اسلام نبود ضرار و ضرر (۱) بخیر و کرم کن مکافات شر
تدابر مده و نیز بغض و حسد چو بیع تو بر بیع غیر است بد (۲)
مکن ظلم و خذلان و تکذیب کس مواخاة کن با مسلمان و بس (۲)
ز مسلم و خون و ناموس و نام حرام است بر مرد مسلم حرام (۲)
بود باهمی اتفاق ار چه بد که مردم چو دندانه شانه اند (۳)
کنید اتباع سواد عظیم که در انفراد است خوف جحیم (۴)
نبی آنکه زد بارغ معنی شگفت فمن شذ قد شذ فی النار گفت

باب چهارم در نظم چند کلمات طیبات حضرات صوفیه علیهم تحیات رب البریة ۴

تصوف نه این لبس صوفست و بس بود در راستی با خدا هر نفس
دوم کردنت تابع حکم رب همه آرزوهای خود روز و شب
سوم خیر با خلق و کار دگر به از کار خود داشتن در نظر
بود بندگی نزد اهل صفا رضا را خود اندر رضا خدا.

(۱) لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام رواه ابن ماجه
(۲) لا تدابروا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا وکونوا عباد الله اخوانا ولا یبیع بعضکم علی بیع بعض المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یخذله ولا یکذبه ولا یحقره کل المسلم علی المسلم حرام دمه وماله وعرضه رواه المسلم
(۳) الناس کاسنان المشط
(۴) اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار

اسلام میں تکلیف پہونچانا اور مقابلہ تکلیف کی تکلیف پہونچانا نہیں ہے
آپسمین ملنا چلنا ترک اور بغض و حسد مت کرو اور باہم بھائی بھائی ہوجاؤ ای خدا کے بندو کوئی شخص دوسرے کے مول پر مول نکرے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے اوسپر ظلم نکرے اوسکو ذلیل نکرے اوسکو جھٹلاوے نہین کل مسلمان مسلمان پر حرام ہے اوس کا خون اوس کا مال اوسکی آبرو
آدمی مثل کنگھی کے دندانون کے ہین
بڑی جماعت کی اتباع کرو جو علیحدہ ہو دوزخ میں علیحدہ رہیگا

به تقدیر خود شادمانی مدام | عمل حسب فرمان خیر الانام
محبت سه قسم است ای هوشیار | بدنیا بدین و به پروردگار
محبت بدنیا سراسر بدیست | که انجام او غیر افسوس نیست
محبت بدین جز خیال بهشت | نباشد خوشا آنکه او را بهشت (نگهداشت ۱۲)
محبت بحق پایه خیر میست | ز دنیا و دین پیش او بی غمیست
بجو حب آن کو بود بی زوال | وگرنه بمانی بحزن و ملال تو
تفکر دو قسم است ای نیکنام | یکی زان حلال و یکی زان حرام
بکیفیت ذات حق فکرت است | نباشد مگر مثمر حیرت است
تفکر در اسرار خلق و جهان | بآتش هلاک و خصومت بدان
تفکر در صنعت کردگار | بدل مورث حکمت آشناس
دگر فکر نعمای پروردگار | بود منشاء الفت و حسن کار
تفکر در اقوال و افعال خویش | بدان باعث حسن احوال خویش
تفکر بکار خود از راه عیب | شود موجب شرم بی وهم و ریب
مبر رنج از بهر دنیای دون | زیان یکس نیست قدرش فزون
کنند توبه محو گناه کبیر | بفرمود توبوا خدای قدیر
کنید آن که علم او را حصول | بود در رضای خدا و رسول

باب پنجم در نظم ترجمهٔ نصایح و حکم علماء کرام و حکماء ذوی الاحترام رحمهم الله الی یوم القیام

نخست ای برادر خدا را شناس   محمد نبی الوری را شناس

مبر وار چیزی ز طاقت فزون   میندیش امری ز عادت برون

مکن کار بیفایده زینهار   مدان مال و اسباب را پایدار

مخور غصهٔ آنچه رفتت ز کف   اگرچه بود لعل و در نجف

ز خوی بدی حرص و بخل و نفاق   حذر کن که زشت است بالاتفاق

مشو بر آنکس که خشم تو نیست   اگر خشم رانی بجز حمق چیست

تو بیکار عمرت مده رایگان   نشستن بر کفش برابر مدان

بنان جوین خوانت آراستن   به از من و سلوی ز کس خواستن

رسد گو همان شی که باشد به بخت   ز مال و متاع و زر و سیم و رخت

مگر چون بداد حق دست و پای   عطا کرد از لطف خود عقل و رای

بود حیف گر مثل بی دست و پا   نشینی ساکت بدست و عصا

بما فرض شد کوششی کردنی   نه چون دام و دد خفتنی خوردنی

همی بایدت جستن مدعا   ندانی که کل امرء ما سعی

باندازهٔ محنت و کد تو   ترقی کند جاه و دان جد (۱) تو

بشب در سر جاه بیدار باش   بدریا در آ چون کنی در تلاش

بلا جهد خواهی چو جاه و جلال   کنی عمر ضائع بحرص محال

ز ناکامیابی مشو تنگدل   بدل باش در سعی خود مشتغل

ز کوتاهی فکر و ضعف شعور   بماند ز اقبال هر مرد دور

(۱) جد بالفتح بهره و بخت و توانگری و بزرگی و عظمت کذافی المنتخب

نصیحت شمارد هر آنکس که عار — فضیحت ز جانش بر آرد دمار

ز حکمت ببالد شرف در شریف — رذالت پذیرد زوال از جلیف

بود فخر بهتر بفضل و ادب — ز فخری که باشد باصل و نسب

خنک آنکه باشد بعیبش بصیر — نه بیند عیوب دگر چون ضریر (نابینا)

ز کار خود آنکس که غافل بود — بکار تو ناچار کاهل بود

بهر کس کند مرد بدظن بد — که بیند چو می بیند از چشم خود

اگر خرده گیری بهر کار یار — شود یار دشمن در انجام کار

ز بد خواهی یار و مکر عدو — خدا را بپرهیز و دوری بجو

اگر دوست کفران نعمت کند — وگر دشمنت غدر نقمت کند

ازان قطع الفت مکن زینهار — وزین تار الفت ببند استوار

همانا هما نیست مرد حلیم — که بر بنده بخشد گناه عظیم

بدنیا ازان نیست کمزورتر — که نتوان نهان داشت راز از بشر

بجز سینه سر را مده جایگاه (۱) — بمنت مکن اجر احسان تباه

رعایا چو هستند بر خلق شاه — سزد شاه را خلق و حلم اله

ازان شه دو جهان شاد هست — که از عدل وی ملک آباد هست

ز الطاف گرگ است هم شیر یار — ز جور است همشیر بر کارزار

ز آزار گردد امارت تباه — لاهل الایادی تسخر الجباه

(۱) و هم در نصیحت افشای راز فاضل جالی گفته است واذا افضیت بسر الی کتمها فاسمع صدا ما من الوف رجالها

بپرهیز از مقر و بخشش از مصر | که انجام اصرار بیند مضر
شنیدم ز داننده نکته رس | ز جمله جهان بدتر اندان سه کس
یکی آنکه زو نیست امید خیر | نه ایمنی ز شرش بود دنی ضمیر گزند
دوم زن که در طینتش هست شر | سوم جار موذی که جوید ضرر
زیادت کسی را باهل و عیال | بهنگام افلاس باشد وبال
نشان حماقت بدان بالیقین | بقول علی سید العارفین
یکی بی تفکر ادای جواب | دوم التفاتی بهر شیخ و شاب

باب ششم در نظم چند پند سودمند حکیم لقمان و غیره من الاعیان ۳۴

تو اول بگفت ز خود کار کن | وزان پس نصیحت باغیار کن
سخنها باندازه خویش گوی | بلندی میندیش و پستی مجوی
مکن هر چه امروز در سر بود | که فردا هر کار دیگر بود
بچیزی که تو مبتلائی دران | مکن غیر خود را ملامت بران
باندازه دخل کن خرج خویش | وگر نه شود جان زار تو ریش
بسختی و درماندگی آزما | محبان خود را بصدق و صفا
معین باش در کار امیدوار | که باشد معین تو پروردگار
باول باندیش و آخر بگو | ز گفتار بیهوده سودی مجو
ز مخمور و مغرور و نادان بپرهیز | بپرهیز تا پای داری گریز

حذر کن برای خدا از آن سفیه — که مر خویشتن را بداند فقیه

ز ابنای خود تو همان چشم دار — نهی هر چه زابای خود طرح کار

باندازه و حق هر یک ترا — بباید نمودن سزا و جزا

بتعجیل و جنگ و فساد و فضول — نیامیزد الا ظلوم و جهول

مکن عمر برباد در کاهلی — بکار نکو باش گر عاقلی

مکن بر زن غیر هرگز نگاه — به ناکرده خود جزای مخواه

مخور نان خود را بخوان دگر — مکن مال خود را بمردم سپر

مکن عادت اکل و نوم کثیر — که عیب است از بهر برنا و پیر

منه دل به بدگوی مردمان — به بد آیدت کس مشو همزبان

سخن حسب دل خواه مردم بران — که جای تو باشد بدل بیگمان

تو ناکرده را کرده دانی اگر — بجهل مرکب شوی پر خطر

نیاموخته اوستادی مکن — بحجت بگو هر چه گوئی سخن

تن و جامهٔ خویشتن پاک دار — به رب الوری نفس خود را سپار

مبر نام مرده به زشتی و عیب — که نکته نواز است دانای غیب

ز بد اصل امید الفت مدار — بتدبیر و دانش مکن جمله کار

فساد دگر جانب خود مگیر — مکن صلح با هر صغیر و کبیر

تو اوستاد را از پدر بیش شمار — بحیلت کسان دل منه زینهار

جوانمردی و راستی پیشه کن — چو کاری نمائی باندیشه کن

هر نیک و بد آبروئیت مریز — بشو را گزین عاقل با تمیز
به زنها مکن مشورت در امور — که در زن بود نقص عقل و شعور
میارا ے خود را لباس زنان — مکن با زنان خلوتے ہر زمان
مکن از عدویت عمل این چنین — که ناچار گردد چو یاران معین
مکن خاطر دوستداران فگار — که گردند دشمن در انجام کار
مده از دلت یاد موت و خدا — فراموش کن نیکی کرده را

همیشه زخوف حق اندیشه کن
ز فاضل ترا این همین یک سخن

۳۰۴

معذرت

اون علمائے نامی و فضلائے گرامی کی خدمت میں جو اس رسالہ پر تقریظات تحریر فرماتے ہیں ادبا گذارش کیجاتی ہے کہ مصنف حقیر بوجہ کم استعدادی کے درجہ علم و فضل حضرات مقرظین کے امتیاز سے مجبور و عاجز تھا لہذا جس ترتیب سے تقریظات وصول ہوئیں اوسی ترتیب سے چھپوا دی گئی ہیں ۵

والعذر عند کرام الناس مقبول

العبد الضعیف
قطب الدین محمود علی حیدرآبادی

تقاریظ و آراے علماء کرام و ادباء ذوی الاحترام کثر اللہ امثالہم و دام اظلالہم

رای بیضا ضیای حضرت اوستادی سند العلماء فخر الفضلا زبدۃ العرفا
عالیجناب مولانا مولوی حکیم محمد منصور علی خانصاحب مرادآبادی صدر مدرس مدرسہ طبیہ یونانیہ سرکار عالی

خاکسار نے پند فاضل کو اول سے آخر تک بغور دیکھا ماشاء اللہ ایسے مضامین مشکلہ کو کیا نظم سلیس با محاورہ میں ادا کیا ہی کہ اول ہی نظر میں مطلب صاف کا انکشاف کماینبغی ہو جاتا ہی الحق احادیث اربعین کو جو بیان احکام الٰہی میں افضل و دل میں اس خوبی سی کسی نے نظم نہیں کیا یہہ کتاب اس لائق ہی کہ طلبا مدارس کی تعلیم کیواسطے مقرر کیجاوے تاکہ اونکو بذریعہ اس نظم سہل المأخذ کے اصول دینیہ کا حفظ رکھنا آسان ہو اور اونکے اخلاق و عادات درست ہو جاوین اور زبان فارسی کے محاورات سے بھی بے بہرہ نہ رہین غرض تہذیب اخلاق و معاشرت کیواسطہ یہہ کتاب بہت عمدہ نسخہ ہی کہ باوجود اختصار و ایجاز کے تمام حقائق و اصول اخلاق کو پوری حاوی ہی اللہ تعالی اسکے مصنف جناب مولوی قطب الدین محمود علی صاحب کو جزای خیر عنایت فرماوی اور اس کتاب کو خاص و عام کے واسطے مفید کرے آمین

تقریظ شریف و رای منیف امام الفن و اوستاد الزمن سید الشعرا و رئیس الادبا انتفع بعلمہ الانام

وافتخر بفضلہ الخاص و العام الشیخ المحقق و المجتہد المدقق ناموس الادب و تبیر العرب الذی یذیب الشعر و الشعر یذیبہ و یدعو القول و السحر یجیبہ اعنی النواب ویسا الدولہ استاد الملک بہادر سلطان العلماء السید علی بن السید ابی الحسن الشوستری الجزائری لازالت سدتہ العلیہ مناخ مطایا امانی المستفیدین الی یوم الدین

نحمد اللہ الذی جلت اسماءہ و افعالہ و تنزہت عن وصمۃ الحروف کلماتہ و اقوالہ علی ترقیات المسلمین الی معارج مصالح الدنیا والدین و نصلی و نسلم علی من بعث لتتمیم مکارم الاخلاق و مدار الانفس و الآفاق بدین خیر الادیان و ادا امانۃ عرضت علی السموات و الارض و الجبال فابین عن حملہا بالاشفاق محمد سید العرب و العجم و من صلی علیہ و سلم و علی آلہ بدور الظلم و شموس الحکم و صحبہ و التابعین لہم باحسان من الیوم الی یوم الدین و الحساب الدیان و بعد فلما رایت ما نظم فی الاربعینات الثلث و الحکم الجمع و الوصایا المنسوبۃ الی عقلاء الدین من کل ہند بدیع الشاب الظریف و الفاضل العریف و العلم الذی لا یحتاج الی تعریف شحید الذہن وقاد الطبیعۃ زبدۃ المحصلین

المولوی قطب الدین فیما فاساه بالترجمة عن لسان عربی مبین لفارسی بلیغ حسین متین فرائینا ما کتبه لالکف
لتعلیم المبتدیین وتدریس المتوسطین الناظرین والمصنف من اهل حیدرآباد والمشتغلین فاعجبنا ذلک
ورائیناه حریا للطبع والتقسیم فی المدارس لطلبة الفارسیة والمقلدین فسقلدته بهذ التقریظ کقلادة من العقیق
علی الحور العین وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

رای فاضل علامه فهامه عارف دقائق معقول ومنقول واقف اسرار غوامض فروع واصول عارج معارج بلند خیالی راقی مراقی حقائق با کمالی مجمع فضائل منبع فواضل مقتدای آوان اکرم اهل زمان عالیجناب ملا عبد القیوم صاحب

این آثار حکم که مقتبس از انوار مشکوة جوامع الکلم است وحکم تجلی الطور وتضمن الطوی العالم الاکبر فی مظهر الجامع الاصغر فی الظهور وارد گوئی عنوان کمال طراز جامه اخلاق رجال واطفال است چون بنیده راز واعتباری وخواننده را راز واختباری باشد بر آئینه درخور آن است که سالخوردان وخوردسالان وطرح معلمان مشتغلان دکن از وی استفاده واستفاضه برگیرند که همانا این لآلی نظم ونظم لآل براه سلاست وفصاحت مبانی ومعانی خود گوهر ابتدا از آب زلال وشکرین مقال وشیرین مثال است البته سزاوار آنست که تمیمه بازوی خیال وتعویذ گلوی عمال وافعال واقوال اطفال گردد. فاضل نحریر در تحریر این مقدمه وتقریر وتسطیر این ترجمه خیلی اظهار کمال وداد اقتدار نظم ترجمه وترجمه نظم سحر حلال کرده است چون زواهر جواهر وجواهر زواهرش خیلی انفع واوقع فی النفس است وفی نفس الامر شایسته وبایسته آنست که این درّ غرر شاهوار گوشواره گوش شاهزاده شهریار گردد لیس الراوی بذر زنان هر گوش جگر که

هر نکته از وشگفته باغی / افروخته تر ز شب چراغی	هر سطر لسان نهر کوثر / از شیر وشکر بود مخمّر

موسوم باسم سامی ولیعهد ومرسوم برسم نام نامی شاهزاده گرامی قدر وبد ومهد ومسند گردد همانا اولی وانسب واطیب وارغب باشد شاید که بدین تقریب وتقدیم خدمت به تعظیم وتسلیم نعمت همت وهمت نعمت که فریضه فضلای ملت ودولت است چون مشعله سائر مدارس اطفال رائج ودائر گردد. بالجمله این عنوان کمال دیباچه افضال که طراز جامه اخلاق واعمال است گلشنی است رنگین وچمنیست با آئین قابل حفظ اطفال که تحفظ اخلاق حسنه از آن متصور بالیقین است چنانکه سیر وسیاحت گلها وریاحین بساتین

موجب تسکین و تحسین خلقت ناظرین با تمکین است امید که مقبول خواص و عام و منظور انام و ثواب بشر بر مصنف او حاصل و واصل و متواصل گردد بالنبی و آله الامجد

این را یا رب تو خیر جاری گردان بدرد المفضال ساز و ساری گردان

رای افضل العلما و اکمل الفضلا العلامة الاریب الفهامة اللبیب البحر الطمطام والحبر القمقام عالیجناب مولانا مولوی حافظ محمد انوار الله خان بهادر استاد اعلیحضرت قدر قدر دام اقباله

رساله بنیاد کفاصل دیکها فی الواقع ان عقائد و خیالات و نصائح کا ابتداء عمر میں پیش نظر ہونا نہایت مفید ہے

رای قدوة الکملا و اسوة الفضلا افقه العلما اعلم الفقها عالیجناب حضرت مولانا مولوی محمد عنایت علی صاحب دام فیضهم ابن حضرت مولوی کرامت علی صاحب مرحوم

رساله پندنامه فاضل مصنفه جناب مولوی سید قطب الدین محمود علی صاحب کو مین نے دیکها یه رساله بلحاظ ترجمه صحیح معنی خیز احادیث جوامع الکلم قلیل المبانی و کثیر المعانی و نصائح و حکم حکما و عرب و عجم و سلاست و لطافت و عمدگی زبان فارسی کی ہر طرح اس لائق ہے که مفید خاص و عام و در داخل درس فارسی خوانان ہو

تقریظ بی نظیر و رای دلپذیر چکیده خامهٔ علامه ادیب نکته پرور جامع علوم و هنر صدر آرای بزم خوش کلامی عزت افزای اریکه بلند مقامی واقف فنون عقلی ماهر علوم نقلی مفخر الشعرا و مقدام الادبا عالیجناب مولانا مولوی محمد عبد الجبار خان صاحب آصفی نظامی صاحب سیر آصفی وغیره سر رشته دار دفتر پیشی قدر قدرت حضور پر نور دام ملکه

الحمد لله العزیز العلیم الحکیم والصلوٰة علی رسوله محمد المبعوث الی کافة الامم بالخلق العظیم و علی آله الذین هم الهداة الی الحق الی صراط المستقیم و اصحابه الذین هم الاعلام فی النهج القویم اما بعد بر ضمیر ارباب بصیرت مخفی نماند که مقتطف اثمار جنیه حدائق احادیث نبویه و جانی ثمرات شهیه دواح کلمات قدسیه مصطفویه مشید اساطین فنون حکمیه و مؤسس اساس قوانین عملیه علامة الزمن مفخر الدکن الفاضل الفاصل بین الحق و الباطل المولوی قطب الدین محمود علی الفاضل رقاه الله تعالی علی فردة الکمال بین الاقران و الاماثل چندانکه بحلی فضائل انسیه و شمائل انسیه یگانه روزگار اند و هر قدر که بحلل محاسن صوریه و معنویه و لطائف حقیقیه یقینیه وحید الاعصار اند بیا فادت

ابنای روزگار زرین خرو نرمان نظم لآلی مثالی احادیث خیر البریه که عبارت از جوامع الکلم است رشته
اندیشه را رسائی داده اند و این سلک گوهرین را که بدر غرر بحر نبوت منتظم گردیده در جنب گوهرهای عمانی
حکمت عملیه شیخ شیراز شیخ مصلح الدین سعدی انار الله برهانه نهاده اند هرچند که میزان ادراکم سنجیدن
این دو گرامی گوهر بکفه تساوی از عدل هشیار دلیکن ازانجا که گوهرهای لطائف معنویه این جوهری جواهر کلمات
قدسیه از عمان نبوت است گوهرهای صدف سفینه سعدی گوشواره باشد سنگینی فضیلت حقیقی کفه انصاف را
بتفضیل فاضل می آرد دمی که اصحاب ادراک چشم بینش کشایند دریابند که زبان فاضل یگانه ترجمان اوتیت
جوامع الکلم است و بیانش پرده کشای اسرار انا افصح العرب والعجم است اگرچه کریمای سعدی خلاصه حکمت عملیه است
لیکن نبی فاضل لب لباب اسرار حکمیه آلهیه است تا بدکه بیان او بحلیه صدق و ما ینطق عن الهوی متحلی است و عروس
تبیان او را ان هو الا وحی یوحی حلی است اگر در مکتب متعلمان ادب آموز هدایتی نامه فاضل کریمای سعدی جای
خالی کند جای دارد که این ملیح عربی نسب عجمی نقاب را ادای دلفریبانه جمال معنویت و طرز فصاحت و انداز بلاغت
از مفهوم نطق و سلاست الفاظش تازه ریاحین گلزار عجم اند و سعائمش نفحات مشکین جوامع الکلم اند قد رصف فی هذه
الوجیزة المنظومة من الحکمة والعبرة فصف واصفها لنظمها ان من الشعر لحکمة از ساتکین هریش صفائی شیر نارا
صابیه و یسقون من رحیق ختامه مسک داده اند و در نهر مصرعه اش بهر سیر الی قلوب طالبیه عینا فیها تسمی
سلسبیلا کشاده اند اگر یکی از چهل احادیث نبویه را چهل گنج جواهر حکمیه علمیه گویند بجا است و کلمات
طیبات صوفیه را اگر عالم لطائف معنویه خوانند سزا است اگر نتیجة الاعیان و خلاصة الاکوان مقدام العلما
و امام الکملا رئیس الفضلا شیخ الادبا جلالت مآب کمالات انتساب فرید الدهر وحید العصر نواب
فلک جناب عماد الملک بهادر ناظم تعلیمات سرکار عالی دام بالمفاخر والمعالی باشاعت چنین فاضل در
مدارس ممالک محروسه آصفیه نظامیه التفاتی فرمایند اطفال نوآموز مدارس را بر منهج تقویم اخلاق
مرضیه و شمائل بهیه دلیل میگردد و سرمایه افتخار فاضل یگانه در چشم اعتبار روزگار میشود و فقط
لقد لفظا و رای عالی ناظم و ناشر این نسخه ماهر عمده ادبای اولی الابصار قدوة شعرا
بیادور گار [illegible] عالی نسب والاحسب علامه علوم عربیه فهامه فنون فارسیه

غواص محیط سخندانی گنجینهٔ زواهر جواهر معانی عالیجناب مولانا مولوی سید علی احمد صاحب شوق رکن مجلس پایگاه حضور نواب سر خورشید جاه بهادر دام اقباله

بنام خدای دو جهان بخشانندهٔ مهربان

داد ار دانندهٔ نهان و آشکار را نازم - و وخشور بازپسین را به اقدستای دلگزین در نیازم که گوهر سخن را از دریای
سینهٔ روشن درونان فرا کشید - و زبان سخنوران را بفر تاب فروهیده سخن آب و تابی بخشید - آرش آفرینان سخن سنج
در روزگار خویش از نگارش و گزارش بر گفته های آئین و کیش یادگاری گذاشتند - و سخن سنجان گهر گنج در هنگامهٔ
گرم بازاری روزگار به سرمایهٔ بیش بها گفتار کالای بلند نامی برداشتند - و ستوده ترین پیشوایان سخن طراز
سعدی نام سخن آفرین شیراز که آفرینها از آفرینندهٔ یکتا بر روان آن پاکباز باد - خوبا گفتنی با گفته - و شگفت گلها از
گلستان و گرپایش شگفته - ایدون در بازپسین سخنوران نامی قطب الدین محمود علی فاضل نام در کردار و کنش
گرامی سه چهل تا فرمان از فرمودهای وخشور بی همتا پیغمبر خدا در خور هزاران درود و اقدستان روشن هنجار
که سعدی نامدار رفته در بند نگارش آورده تا گوی گوی پیشی از پیشینیان فرا بد و بنامیزد خوشا گفته گهرها از نوک
زبان سفته - جدا شناس هست و بود داند که در نو و کهن جدائیها است - و در هر فرهنگ و گروه شناسد که در زندگی
درود راندازه پیدا است سخنور شیراز را اگر زیبائی گفتار از گزارش پند بندگان پسند است سخنگوی دکن را
بالای از نگارش فرازمان خدا رانیده و نیده را خداوند است - آنچه نگاشته نه آنست که بنده را از دیده در در شود
آنچه گفته نه چنانست که داننده را از دل بیرون رود و همه خوبیها در پیرایهٔ اندرز و پند آراسته - همه کردنیها در پردهٔ
گفتگو پیراسته - هر چه گفت در خور آنست که شنوندگان به دل و جان این گهرهای ارمغان را آویزهٔ گوش
کنند - نی نی گهرشناسان هنرور این گران ارزمایه را از سراپردهٔ گوش سبک در گوشه دل نهند - سر نشین کارگاه
آفرینش گرامی منش خجسته کنش نواب عماد الملک بهادر گران بها در اگر این کارنامه را در سر رشتهٔ آموزگاران سرکاری جا مینهند
بجا است که زیبا گفتار را با آموزش کردار رشته و پیوند خوشنما است ۵ سخن گر گوهر است و آتش ز دریا است پوز دریا
چون رسد در گوش زیبا است پوز زبان دان بدان اندازه زبان را با سخن پرور نگهدار د سخن ما ست - خدایا فروغ این فرخ
سخن به پرتو مهربانی آفرینندهٔ نو و کهن همواره در آب و تاب و گوینده به آئین نیر سرائی کامیاب باد -

تقریظ و مادهٔ تاریخ ریختهٔ خامهٔ مشکین ختامه و چکیدهٔ کلک جواهر سلک علامة الدهر فهامة العصر عمدهٔ علمای دوران نخبهٔ فضلای زمان قدوهٔ نحاریر نبلا زبدهٔ جماهیر کملا الشهم اللوذعی والبارع الالمعی فخر الهند والدکن محرز قصبات السبق فی هذا الزمن مرکز دائرهٔ بی مثالی فی المفاخر والمعالی عالیجناب مولانا مولوی حکیم محمد حمید الدین عالی همم صاحب

الحمد لله الذی بجل قدر العلماء ورداهم رداء الکبریاء واحد لسان البلغاء ورصع اقوالهم بلولو المعانی اللالاء ونشر فی الدهر ریاحها ونور مصباحها واقوی جناحها واطاب روائحها وافاحها وزینه بابتسام ثغور الکلمات القدسیه وانارة باتقاد شعلة الاحادیث النبویه وافضل الصلوة وازکی التحیه علی سیدنا محمد خیر البریه الذی اختاره من شجرة الانبیاء ومشکاة الضیاء وذاویة العلیاء وسرة البطحاء وآله وصحبه الذین اوروا اقبسا للقابسین وانارو علما للحابسین صلوة دائمة الی یوم الدین اما بعد فلا یخفی علی اخایر الذخایر الذین هم اولو البصایر وبشایر العشایر که درین کتاب که بلحاظ رفعت مبانی وجودت معانی لاثانی است وسلک بیانش منتظم از درر غرر کلمات من اوتی سبع المثانی است بامعان نظر دیدم وجواهر زواهرش در رشتهٔ بصر کشیدم و از نار گلزارش بدامان گوش هوش چیدم اشهد بالله وکفی بالله شهیدا که مقتبس انوار نبویه ومجتنی اثمار مصطفویه حاوی فروع واصول جامع معقول ومنقول مجمع فضائل منبع فواضل اعنی مولوی قطب الدین محمود علی فاضل وقاه الله عن دواهی الزمان دار الازل در ترجمهٔ احادیث اربعین جهد بلیغ نموده وابواب افادت بر مستفیدان هنر کشوده وگوی سبقت از ابنای روزگار ربوده لله دره که درهای شاهوار سفته وهرچه گفته خوب گفته لآلی اشعار شعری نثار ودراری نثر ثریا مقدار نکته های برجسته غنچه های سربسته مضامین آبدار چون زمرد تابدار آویزهٔ گوش روزگار جان فصاحت در کالبدهای حروفش جاری وروان بلاغت در قوالب الفاظش ساری هر نکته که از نوک خامه اش چکیده چون آفتاب عالمتاب علم ضیا گستری از خاور تا باختر کشیده نامه اش از یواقیت درخشان دل خون کن بدخشان طبع مواجش از فرط آبداری دریا را غوطه ده آب شرمساری از انجا که همتش مصروف مهام وشامل حال خاص وعام است نخواست که ناآشنایان لغات عربیه از درک غوامض نبویه محروم مانند وغبار ملال برنهد ایامی خود از لطف شامله بتهذیب وتنقیح ترجمه اش پرداخت وگوش ذوبار بخواندن وشنیدن

هان نواختند. و بر ایشان حقی لازم و واجب ساختند. هرچند بلحاظ بحر و تعداد ابیات با کریمای شیخ شیراز مصلح الدین سعدی علیه الرحمة شادی است لیکن از انجا که نور شمس مقتبس از چراغ هدایت گم کرده راهان وادی هر نحو النشیس از اهل نجادی و بر اهل اخلاق و اکل حسکم هادی است. اگر گویم که پندنامهٔ فاضل پایهٔ جلالت بر فرق فرقدین گذارد و پایهٔ قدرش از کریمای سعدی ترجیح دارد. از محکمهٔ انصاف دوری نجوییم. و بدیانتی خلاف نپوییم. زیرا که متاع گرانمایهٔ سعدی از خزینهٔ سینهٔ سعدی است. و گهرهای لطائف معنویهٔ فاضل از بحر مواج سن قال لا نبی بعدی است کسی نتواند که پندنامهٔ فاضل را از کریمای سعدی کمتر داند. و در بزم مسند آرایان معانی فروتر نشاند مذاقش ادبی است و ماخذش عربی و لآلیش از درج نبوی است و درایش از برج مصطفوی و کسی نیارد که بحرف گیریش آید و نظر عیب بر متاعش کشاید. گوهرش عمانی است و یاقوتش رمانی شاکش ختنی است و عقیقش یمنی

مثنوی

تعالی الله زهی روشن بیانی — سخن خورشید و طبعش آسمانی
کلام جان نوازش از معانی — چو آب خضر بخشد زندگانی
بسلک نظم سفته آن لآلی — که دارد آب و تاب بیمثالی
برو در درازی چرخ بارد — بلب لله در الفاضل آرد
بود آن دلبری اندر بیانش — که هر گوشش است شیدائی بیانش
سخن گر لاله هست از راغ او هست — و گر رنگین گل است از باغ او هست
ز جوش ... آن دریای اسرار — گهر سبز و گهر ریز و گهربار
چنان شیرینیش اندر کلام است — که شکر مصر از وی در کلام است
کلامش جنت و کلکش چو طوبی — فطوبی ثم طوبی ثم طوبی
چرا رنگین نباشد همچو گلزار — که از باغ نبوت چیده از بار
مدامش از بهار اردی‌بهشت است — بهشت از لفظ رضوان بهشت است
گرش گلشن ز شادی در درون است — بلبل فیه لکم ما تدعون است

الہا ارتد ولا تکسل سبیلا ‏ بہا عین ستے سلسبیلا
گر دہی بود از تشنہ دہانی ‏ بشوق آن شراب ارغوانی
سقاہم ربہم منہا شرابا ‏ طہورا کان ہذا با ستطابا
دل ہر کس برد چون شوخ شاہد ‏ برا یمعنی خدای پاک شاہد
چہ رعنایے کہ تازی گوہر او ‏ لباس پارسی اندر بر او
ز ضوء لفظ و معنی چون سپہر است ‏ کہ پر ہر برج او از ماہ و مہر است
گرش طفلان نو آموز خوانند ‏ بصدر علم و فن خود را نشانند
مدام این دفتر معجز نگاری ‏ بدرس جملہ طفلان باد جاری
الہی تا بود گلزار عالم ‏ بابر بخشش تو سبز و خرم
چو باغ این نامہ دلہا را کشاید ‏ خزانے در گلستانش نیاید

بود تاریخ او رنگین گل آسا
بہار گلبن فاضل دل آسا
سنہ ۱۳۱۲ھ

تقریظ عارف باللہ الغواص فی بحار اسرار اللہ الحجہ سما طریقت چراغ بزم شریعت حضرت مولانا مولوی سید محمد برہان الدین خانصاحب مدظلہ العالی سابق نائب دیوانی بلدہ ابن حضرت سید نور الحسن خانصاحب مرحوم سابق صوبہ دار صوبہ اورنگ آباد ابن سید یار جنگ مرحوم تلمید حضرت مولانا محمد زمان خانصاحب شہید و حضرت مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب لکہنوی رحمہما اللہ تعالی

مین نے کتاب پندنامہ فاضل دیکہا اس کی عبارت سلیس بامحاورہ جس مین ترجمہ صحیحہ ادن احادیث کا جو جوامع الکلم مین کیا گیا ہے جس سے سعادت دارین طلبہ کے لئے متصور ہے لہذا میری رای مین اگر یہ کتاب داخل سلسلۂ تدریس کیجاے تو ہر طرح کی خیر خواہی خلائق دینی و دنیوی متصور ہے اور جو لوگ اس مین ساعی ہون امید ہے کہ مستحق اجر عظیم ہونگے

رقعه عالیجناب ملا عبد القیوم صاحب بالقابه موسومه مصنف.

مولانا وبالفضل اولانا جد سعدکم وسعد جدکم و دام مجدکم وزاد سعدکم

مرا که فراضه کش روزگارم چه یارای تقریض وسود صفحه اعمال را چه امکان تبیض باشد مگر امتثال امر کردم واین خذف پاره را که ربط وضبطی باهم ندارند فراهم آوردم وپیشکش نمودم خود ندانم چه بر نوشته ام که بسیار بود وخواندن را خود بدستی است در نوشته ام چون ارزش نظر ندارند چه جای طرازش سطر داشته باشند مگر بعد اصلاح که این صلاح است وفیه فلاح تخمیس را اشارتیست به تخمیس قطب الدین فی مدح سید یا زین العابدین که پیشاش جناب موصوف کرده شده بود و تخمیس بلاغت و بیان و تقصیص آنست بنظر ادب دیدم واین هدیه گرامی وتحفه سامی را بدو دست قبول وتسلیم برگرفتم ودعای ترقی استعداد وازدیاد افاده و افاضه علم و داد کردم توقع قبول دارم قبلتها وقبلتها والفقیر بها ممنون والحدیث ذو شجون.

صحت نامه اصل کتاب پندنامه فاضل

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱	۹	برد	بزد
۳	۱۷	کاج	کلوج
۳	۱۸	ولتقذف	ولاتقذف
۳	۲۱	پہونچا	پہونچتا
۴	۱۴	وہ ہین	وہ ہے
۵	۱۰	والے	والا
۵	۲۱	معای	ہوالے
،،	،،	تیار	میار
،،	۲۲	زحلمی	زحلے
۷	۴	نبایدیکی	نبایدکی
۷	۷	پلیتر	بیشتر
۸	۸	فضل از	فضل او از
۸	۲۱	کرون	کرد
۹	۱۹	کرم	کریم
۱۱	۱۸	للمک	للملک
۱۲	۱۴	جیلنا	چلنا
۱۶	۲	سہ	سہ کس
۱۷	۳	باندازه و	باندازه
۱۷	۳	بیاید	بباید
۱۷	۱۸	جو کار	چو کار (؟)

صحتنامه تقریظات پندنامه فاضل

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۱	انتقع	من انتفع
۱	۱۴	اوستادالملک	سنادالملک
۱	۱۵	سندہ	سکدہ
۲	۲	الناظرس	تبصرة للناظرین
۲	۷	صلح	صلع
۲	۱۱	گوراتر	گواراتر
۳	۴	الفہامہ	والفہامة
۴	۸	پندفاضل	پندنامہ فاضل
۴	۸	شاہدکہ	شاہد
۴	۹	بربرای	برای
۴	۱۲	صفانی	صافی
۴	۱۸	نوزآموز	نوآموز
۵	۱۰	روشسن	روشن
۵	۱۱	نیامیرد	نیامیزد
۵	۲۰	نگہدارد	نگہدار
۶	۲۰	فواسص	غوامض
۷	۱۰	روشس	روشن
۷	۱۵	زنگلین	رنگین

واعرضنا عن اغلاط یسیرة لاتغیر اصلاحها علی الفطن النجیب

اشتہار تصنیفات مصنف پند نامہ فاضل مسمی بہ تحفہ عثمانیہ

(الف) پند نامہ فاضل مسمی بہ تحفہ عثمانیہ۔ اصول علم اخلاق کی لب لباب ہے پہلے تین باب مین جنمین سو شعر مین چہل حدیثون کا ترجمہ ہے اور یہہ وہ احادیث ہین جنکو اپنے حدیث نے جامع انواع علوم و آداب کثیر المعانی قلیل المبانی اور بعض حدیث کو مدار الاسلام اور بعض کو نصف دین فرمایا ہے۔ باقی اشعار مین چند ارشادات حضرات صوفیہ کے اور ضروری اور منتخب نصائح اور لاجواب و کار آمد حکم حکماے عرب و عجم کے سلیس اور فصیح فارسی زبان مین نظم کئے گئے حاشیہ مین وہ کل احادیث مع ترجمہ اردو درج کر دیے گئے ہین۔ دیباچہ بزبان اردو جسمین حسب ذیل امور بیان ہوے ہین (۱) انسان کے نائب الہی اور افضل المخلوقات ہونیکے دلائل عقلی و نقلی اور انسان کی درجہ بدرجہ ترقی درجہ اخس سے اوج کمال تک (۲) علم تہذیب اخلاق کی تعریف اور یہہ کہ مذہب اسلام متمم اخلاق ہے (۳) یہہ کہ اصول تہذیب اخلاق مین کل مذاہب متفق ہین سوا اسے مذہب کے کوئی شے باعث تہذیب اخلاق نہین ہو سکتی (۴) آیات و احادیث در بارہ امر بالمعروف والنہی عن المنکر (۵) وجہ تصنیف و نظم کتاب ہذا (۶) اربعین کی تعریف اور فضیلت اور حدیث فضیلت کا ضعف اور راویوں کا رفع (۷) نام اون ائمہ حدیث کا جنہون نے چہل حدیثین تالیف فرمائے ہین (۸) مذکورہ بالا چہل احادیث کے تفصیلی اور فضیلت (۹) تفصیل اون مکارم اخلاق کی جنکے متعلق اس کتاب مین توجہ دلائی ہے (۱۰) بحر عروضی اور ترجمہ کے متعلق بیان اور یہہ کہ کتاب ہذا قابل تدریس و سلسلہ تعلیم کے ہے خاتمہ مین منتخب علماے نامی و ادباے گرامی کے پر مغز اور فصیح و بلیغ تقریظات درج ہین غرض بہمہ وجوہ یہہ کتاب لائق دید ہے اور اپنی طرز مین نرالی ہے جسکا اندازہ دیکھنے سے ہوگا مطبوعہ مطبع صاحب دکن قیمت ۷ رعالی

(ب) تخمیس قطب الدین فی مدح سیدنا زین العابدین۔ فرزدق تمیمی ایک مشہور شاعر عرب نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی تعریف مین بمقابلہ شاہزادہ وقت کے ایک موقع پر ایسی حالت مین کہ شاہزادہ مذکور حضرت کے نام نامی کو پوشیدہ کرنا چاہتا تھا مجمع عام مین ایک قصیدہ ۲۶ شعر کا فی البدیہہ نہایت فصیح و بلیغ پڑھا تھا جو ازبس مقبول و مشہور ہے اوسی قصیدہ کا تخمیس بزبان عربی ہے اور تخمیس کی شرح فارسی مین کر دیگئی ہے جسمین علاوہ حل لغات و ترجمہ و ترکیب وغیرہ کے تاریخی حالات اور ترجمہ اور احوال شریف حضرت زین العابدین رض اور شاہزادہ مذکور اور فرزدق کے درج ہین مطبوعہ مظفر پریس قیمت ۴ر

(ج) شرح سلم العلوم بزبان فارسی شرح تلخیص المفتاح بزبان فارسی شرح مقامات بدیع الزمان ہمدانی بزبان اردو وغیرہ بھی تیار ہین مگر چونکہ بوجہ ضخامت کے طبع کے لئے صرفہ کی ضرورت ہے لہذا انکو درخواستین وصول ہونیکے بعد فورا طبع ہو سکتی ہین علی ہذا القصیدہ بدر الامالی و بانت سعاد وغیرہ وغیرہ

(د) چونکہ لایق مصنف امتحان وکالت درجہ اول اور امتحان جوڈیشل ڈپارٹمنٹ مین رہبر اعلی اور امتحان صیغہ مالین بھی کامیاب ہی بروقت یاد کرنے کتب قوانین کے قبل از امتحان کتب متعلقہ الامتحان سے یادداشت مرتب کئے تھی جس سے امیدواران امتحان کے لئے حد نفع اوٹھا چکے ہین اور اوٹھا رہے ہین کل خلاصہ جات طبع ہو چکے ہین جو مصنف سے درخواست کرنے پر بقیمت ارزان مل سکتے ہین

المشتہر

محمد بدر الدین تلمیذ مصنف